احساس نشوونما پروگرام

(صحت وغذائیت سے مشروط مالی معاونت کا پروگرام)

پاکستان میں غذائی قلت کی بلند شرح (سٹنٹنگ 40.2%، کم وزنی 28.9%، ویسٹنگ 17.7%) بچوں میں جاری غذائی بحران کی جانب اشارہ ہے۔اس شرح کے باعث پاکستان خطے کا دوسرا بڑا ملک ہے جو غذائی قلت کا شکار ہے۔عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے ناقص غذا کو دنیا کیلئے سب سے بڑا خطرہ قرار دیا ہے۔ناقص غذا کا سب سے زیادہ نقصان خواتین کو دوران حمل اور بچوں کو ابتدائی بچپن میں ہوتا ہے۔عورت کے حاملہ ہونے سے لے کر دو سال تک، یعنی پہلے 1000 دن انتہائی اہم ہوتے ہیں۔طویل مدتی ناکافی غذائی اجزاء اور مسلسل انفیکشن سٹنٹنگ کا باعث بن سکتے ہیں جس کے باعث بچے کی ذہنی وجسمانی نشوونما پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔نوزائیدہ بچوں کی غذائی حیثیت ماں کی حمل سے پہلے، دوران اور بعد کی، غذائی حیثیت سے براہ راست منسلک ہوتی ہے۔بچوں کی تعلیم اور نشوونما پر سٹنٹنگ کے نتائج بھی ڈرامائی ہیں۔مختلف مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ سٹنٹگ بچوں کی دماغی نشوونما اور صلاحیت کو بُری طرح متاثر کرتی ہے۔یہ بات واضح ہے کہ ہر سال پاکستان غذائی قلت کی وجہ سے اپنی جی ڈی پی کا 3% (7.6 ملین امریکی ڈالر) کھو دیتا ہے۔یہ نقصانات لیبر پیداواری میں کمی، مستقبل میں افرادی قوت کے ضیاع اور صحت کے اخراجات میں اضافہ کی شکل میں رونما ہوتے ہیں۔

1000 دنوں کی مدت میں سٹنٹنگ کی روک تھام واضح طور پر پاکستان کو درپیش غذائی قلت کے معاشی اور سماجی اثرات سے نمٹنے کیلئے اہم ہے۔اس سلسلے میں، کمزور طبقات تک رسائی کیلئے مختصر مدت میں غذائیت کے نتائج کو بہتر بنانے کیلئے احساس کے تحت سماجی تحفظ کے اقدامات ایک واضح اور کم لاگت کا نظام پیش کرتے ہیں تاکہ آئندہ نسلوں کو سٹنٹنگ سے محفوظ رکھا جاسکے۔

پاکستان میں ماضی میں سٹنٹنگ کے سنگین مسئلے کو حل کرنے کیلئے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی اور یہ مسئلہ بدستور رہا ہے جس کی وجہ سے بچوں میں 40% سے زائد سٹنٹنگ پائی جاتی ہے۔وزیراعظم نے قوم سے اپنی پہلی تقریر میں غذائی قلت کے کلیدی مسئلے پر روشنی ڈالی اور اس مسئلے کو حل کرنے کا عزم کیا۔وزیراعظم کے اسی وژن کی مناسبت سے، احساس نے ایک نیا غذائیت سے متعلق مشروط مالی معاونت کا پروگرام، "احساس نشوونما" تیار کیا ہے۔احساس نشوونما کے ڈیزائن کو تکنیکی اور مقامی بین الاقوامی ماہرین، ترقیاتی شراکت داروں اور صوبائی حکومتوں پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی ماہر کمیٹی کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔

احساس نشوونما کا مقصد احساس کفالت پروگرام کی حاملہ اور دودھ پلانے والی مستحق ماؤں اور انکے 2 سال سے کم عمر بچوں، بچے کیلئے -/1500 روپے فی کس سہ ماہی اور بچی کیلئے -/2000 روپے فی کس سہ ماہی، مشروط مالی معاونت کے طور پر فراہم کرنا ہے۔یہ مالی معاونت مخصوص غذائی خوراک، حفاظتی ٹیکے اور سہ ماہی کی بنیاد پر صحت سے متعلق آگاہی اجلاسوں میں شرکت کے ساتھ منسلک ہے۔پہلے مرحلے میں احساس نشوونما ملک کے 9 اضلاع میں بطور پائلٹ پروجیکٹ شروع کیا جائیگا جس میں خیبر، اپر دیر، باغ، غذر، ہنزہ، کھرمنگ، خاران، بدین اور راجن پور شامل ہیں جن کا انتخاب زیادہ سٹنٹنگ ریٹ کی بنیاد پر اور صوبائی محکمہ صحت کے مشورے سے کیا گیا ہے۔تحصیل سطح پر احساس نشوونما کے 33 مراکز قائم کئے جائیں گے۔ان مراکز پر ایک ہی جگہ پر صحت سے متعلق تمام سہولیات وخدمات فراہم کی جائیں گی۔اس پروگرام پر عملدرآمد کے سلسلے میں عالمی ادارہ خوراک کی خدمات بھی حاصل کی گئیں ہیں۔

پروگرام کے ڈیزائن میں پہلے 1000 دن پر توجہ مرکوز کی جارہی ہے، غذائی خدمات اجزاء کے کمی کو دور کریں گی جو پیدائش کے نتائج کو بہتر بنانے اور سٹنٹنگ سے بچنے کیلئے اہم ہیں۔ یہ اقدام سماجی تحفظ کے پلیٹ فارمز میں غذائیت سے متعلق حساس نقطہ نظر کو مربوط کرنے کیلئے ایک ٹھوس، سیاق وسباق پرمبنی اور توسیع پذیر نمونہ فراہم کرے گا۔ پاکستان میں غذائی قلت کی زیادہ شرح کو دور کرنے کی ضرورت پر یہ اقدام لیا گیا ہے جہاں سب سے زیادہ بوجھ آبادی کے غریب طبقات پر ہے۔

پہلے مرحلے میں اگست 2020 میں ملک کے 9 اضلاع میں 33 احساس نشوونما مراکز فعال ہوں گے۔

☆☆☆☆☆